گیارھویں شریف علماء و اولیاء کی نظر میں

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

گیارھویں شریف علماء و اولیاء کی نظر میں

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

admin@faizahmedowaisi.com

faizahmedowaisi011@gmail.com

﴿پیش لفظ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد! اگیارہویں شریف ایسا نیک عمل ہے کہ صدیوں سے مسلمانوں میں جاری ہے لیکن تحریکِ وہابیت کے بعد گوناگوں اعتراضات کی زِد میں ہے۔فقیر نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے، اسی لئے اصولی طور پراس پرکوئی اعتراض نہیں، وہاں جاہلوں کا منہ کون بند کرے۔فقیر کے اس رسالہ سے ایسے جاہلوں کو دندانِ شکن جواب دیا جاسکتا ہے۔عرصہ سے اسکا مضمون تیار تھا مولیٰ عزوجل بطفیلِ حبیب اکرم ﷺ وبصدقہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فقیراور ناشر کی مساعی قبول فرما کرہم سب کیلئے توشۂ راہ آخرت اور مستفیدین کیلئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔(آمین)۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان۔

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ/۲۴ اگست ۲۰۰۰ بروز جمعرات

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! تحریکِ وہابیت سے بہت سے مسائل کھڑے ہوگئے ان میں سے ایک مسئلہ گیارہویں شریف بھی ہے۔ یہ کوئی اختلاف مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہ حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کے نجدی، وہابی، دیوبندی منکر نہیں صرف نام اور طریقہ بدلا ہے اور شرعی قانون ہے کہ طریقہ اور نام بدلنے سے شریعت اور کام نہیں بگڑتا۔ جب کہ ایصالِ ثواب کے نام کو ''گیارہویں'' کہا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ فقیر اس رسالہ میں علماء کرام واولیاءعظام کی عبارات دکھاتا ہے جو تحریکِ وہابیت سے پہلے اور بعد کو اسکے جواز کے نہ صرف قائل بلکہ عامل تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اسے ناجائز کہنے والے وہابی، دیوبندی ہیں اور انکی اسلاف صالحین کے سامنے کوئی وقعت نہیں اسی لئے اسلام اپنے موقوف پہ مضبوط رہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

۸ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ

☆......☆......☆

﴾مقدمه﴿

چونکہ دلائل گیارہویں فقیر نے ایک علیحدہ رسالہ میں لکھے ہیں یہاں صرف علماء کرام کی تصریحات و دیگر عجیب وغریب ابحاث لکھے۔

فضیلتِ علم و علماء: علماء کا علم اسلام کا ایک بہترین جوہر ہے اوراس جوہر علمی سے ہی اسلام کی بہار ہے۔جب دنیا سے علم وعلماء اُٹھ گئے قیامت ہوجائیگی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عالم کی فضیلت عابد پر وہی ہے جیسی میری فضیلت امت پر۔اور حضور پاک ﷺ نے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا۔یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماء کرام کی ہدایت پر اسلام کی نشو ونما ہوتی رہتی ہے۔

مسئلہ گیارہویں کا حل بھی علماء کرام واولیاء عظام سے کرانا چاہیئے فقیر چند معتبر مستند علماء کرام واولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات پیش کرتا ہے تاکہ منکر کو انکار کی گنجائش نہ ہواور گیارہویں شریف کے عامل کو تسکین وتسلی نصیب ہو۔

﴾عبارات کابر علماء و اولیاء رحمهم الله تعالیٰ﴿

ذیل میں فقیر ان علماء کرام واولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات عرض کر رہا ہے جنکے سامنے وہابی، دیوبندی فضلاء خود کر انکا طفل مکتب کہلانے میں شرماتے ہیں یہ علماء کرام واولیاء عظام ہیں جن پر اسلام کو ناز ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمة الله علیه: حضرت شیخ عبدالحق محقق برحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

"وقد اشتهر فی دیار ناهذا الیوم الحادی عشر وهو المتعارف عند مشا ئخنا من اهل الهند من اولاده". یعنی بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد ومشائخ میں متعارف ہے۔(ماثبت بالسنته عربی صفحه ٦٨)

تعارف شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمة الله علیه: اشرف علی تھانوی آپکو حضوری ولی اللہ مانتا ہے۔(الافاضات اُویسیه) ان شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ "شیخ کی مساعی جمیلہ سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اشاعت ہوئی۔حدیث اور ترویجِ سنّت میں شیخ موصوف کو جو شرف وفضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سہیم وشریک نہیں"۔نواب بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ "حق

ایں است“ کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ درترجمہ ”بفارسی یکے از فراد ایں افت است عقل وریں کاروبار خصوصا دریں روزگار احد سے معلوم نیست وللّٰہ یختص برحمۃ من یشاء بندئہ عاجز دردیں بر تربت شریف اور سیدہ نمی تراند گفتن کہ کدام روح و ریحان بر کا تش مشاھد نمود“ (تقصار صفحہ ۱۱۲ رجالہ نافعہ صفحہ ۲۵) نواب بھوپالی اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ ” تو الیف ایشادر بلا دِ ھند قبول و شہرت تمام واردھم نا فع و مفید افتادہ۔ کاتب حروف بزیارت مرقد شریف مکرر فیضیاب شدہ و کششے عجیب و بستگی غریب دراں مقام یافتہ“۔ (اتحاف اضبلا صفحہ ۳۰٤ عجالہ نافعہ صفحہ ۳۵) (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیت ہیں جنکے علم وعمل کے فریقین نہ صرف معترف بلکہ مداح ہیں)۔

شیخ عبدالوهاب مکی علیه الرحمة: شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ اور مُرشد شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی علیہ الرحمۃ کا طریقہ (ما ثبت بالسنہ صفحہ ٦٨) میں بیان فرماتے ہیں:

”قلت فبھذہ الروایہ یکون عرسہ تا سع الر بیع الا خر و ھذا ھوالذ ی ادر کنا علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف ا کامل الشیخ عبدالوھاب القاددری المقی المکی فانہ قدس سرہ کان یحافظ یومِ عرسہ رضی ا للّٰہ عنہ ھذا التاریخ اما اعتماد اعلی ھذہ الرویۃ اوعلی مار ای من شیخہ الشیخ الکبیر علی المتقی او من غیرہ من المشائخ رحمھم اللّٰہ تعالیٰ“۔ یعنی ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوثِ اعظم) کا عرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہیئے۔ہم نے اپنے پیرومُرشد سیدنا امام عارف کامل شیخ عبدالواہاب قادری متقی مکی قدس سرہٗ کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرہٗ العزیز آپ (غوثِ اعظم) کے عرس کے دن کیلئے یہی تاریخ یادرکھتے تھے لیکن اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیرومُرشد شیخ کبیر علی متقی قدس سرہٗ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو“۔

فائدہ: یہ نہ صرف ایک ولی اللہ کے متعلق بلکہ مشائخِ کاملین سے گیارہویں ثابت ہے۔

شیخ امان اللّٰہ پانی پتی علیه الرحمة: شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے حالات میں شیخ المحد ثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:”یازدھم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللّٰہ عنہ کرد“۔ (اخبار الاخیار شریف صفحہ ۲٤۲ مطبوعہ دیوبند) یعنی ماہ ربیع

الآخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔

فائدہ: یہ شیخ امان اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولیِ کامل پونے چھ سو سال پہلے پانی پت ہند میں مشہور بزرگ گزرے ہیں۔اس وقت سے گیارہ شریف کے عامل تھے جبکہ وہابیت نجدیت کا نام ونشان تک نہ تھا۔اس سے ثابت ہوا کہ گیارہ شریف تو بدعت نہ ہوئی یہ بعد کو پیدا ہو کر شور مچار ہے ہیں تو درحقیقت یہی خود ہیں۔

مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ: ملفوظات مرزا مظہر جان جاں علیہ الرحمۃ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف "کلماتِ طیبات" میں ہے کہ: ''در منامے دیدم کہ در صحرائے وسیع چبو ترہ ایست کلاں و اولیاء بسیار در آنجا حلقہ مراقبہ دارند ودروسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دوزانو حضرت جنید قدس اللہ اسرار ہم محبتے اندو آثار استغنا از ماسواو کیفیات حالات فنا بر سید الطائفہ ظاہر ست ہمہ کس از انجا بر خاستند گفتم کجا میر وند کسی گفت با ستقبال امیر المؤ منین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرماشد ند۔شخصے ۔گیم پوش سروپا برہنہ ژولیدہ موہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش دردست خودبکمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتم ایں کیست کسے گفت خیر التابعین اویس قرنی اس آنجا حجرہ مصفادر کمال نورانیت ظاہر شد ہمہ عزیزان درآں حجرہ در آمد ند گفتم کجار فتند کسے گفت امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریب عرس تشریف برو ند'' یعنی میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء کرام حلقہ باندہ کر مراقبہ میں ہیں۔اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔استغنا ما سواء اللہ اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نما ہیں پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو اُن میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کیلئے جارہے ہیں۔پس

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔آپکے ساتھ ایک گلیم پوش ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک

ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کون ہیں۔ تو جواب ملا یہ خیر التابعین حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہوں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے۔ (کلماتِ طیبات فارسی صفحہ ۷۷، مطبوعہ دھلی)۔

تعارف مظھر جانِ جاناں: مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے متعلق مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہری (جو کہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) نے اپنی کتاب ''ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات'' میں اُن کو ''اہلحدیث'' لکھا ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: ۔ غیر مقلدین نے صرف اپنے نمبر بڑھانے کیلئے اپنا ہمنوا لکھ دیا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا جانِ جاناں سلسلۂ نقشبندیہ کے سرتاج ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی ''تفسیرِ مظہری'' انہی کے نام سے موسوم ہے اور مرزا جان جاناں پایہ کے ولی اللہ ہیں، انہوں نے گیارہویں شریف کی عظمت کس شان سے بتائی کہ اس میں سیّدنا علی المرتضیٰ اور سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہم کی شمولیت کا ذکر کیا اور گیارہویں شریف کی محفل پر نور کی بارش کا مشاہدہ کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انکو اپنا پیشوا مان کر پھر بھی محفل گیارہویں شریف کے خلافت بکواسات کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے ملفوظات اپنی تصنیفِ لطیف ''کلماتِ طیبات'' میں جمع فرمائے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ غیر مقلدین اہلحدیث ''اہلحدیث'' شمار کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آدمی سمجھتے ہو تو پھر اُن کے عقائد اور نظریات کو شرک و بدعت کیوں کہتے ہو۔

''نہ خوفِ خدا نہ شرم نبی'' اُویسی غفرلہٗ کہتا ہے ''یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں''۔

ابو الکلام آزاد کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے:

وہابی بے حیا ہیں یارو　　　انکو تڑا تڑ جوتے مارو (تذکرہ ابو الکلام)

تعارف شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ تو ہمارے پیشوا ہیں ہی۔ آپ تیرھویں صدی کے مجدد ہیں اسکا دیوبندیوں کو بھی اقرار ہے اور غیر مقلدین وہابی بھی آپکو اپنا پیشوا قرار دیتے

ہیں۔اور ''ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات صفحہ ۱۶'' پر ان کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محفل قال حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے''۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رلیہ الرحمۃ کی تصانیف مثلاً: "فتاویٰ عزیزی، تحفۃ اثناء عشریہ، تفسیرِ عزیزی" کو بھی ابویحییٰ امام خاں نوشہری نے ''اہلحدیث کی علمی خدمات'' قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔

آپ ''ملفوظاتِ عزیزی'' میں گیارہویں شریف کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''روضہ حضرت غوثِ اعظم راکہ کافی گویند تاریخ یازدھم بادشاہ وغیرہ اکابرِ انِ شہرجمع گشتہ بعد نمازِ عصر کلام اللّٰہ و قصائد مدحیہ وآنچہ حضرت غوثِ دروقت غلبہ حالات فرمودہ اند و شوق انگیز بے مزا میر تا مغرب میخوانند بعد ازاں صاحب سجادہ درمیان و گرد اگرداُومریدان نشستہ و صاحبِ حلقہ استادہ ذکرِ جہر میگویند دریں اثناء بعضے راوجد سوزش ہم میشوداز چیزے از قبیل سابق خواندہ آنچہ تیارمی باشداز مثل طعام و شیرینی نیاز کردہ تقسیم کردہ نماز عشاء خواندہ رخصت میشوند''۔ یعنی حضرت شیخ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ، غیر شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوثِ اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکرِ جہر کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی کو نیاز کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوجاتے۔

(ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۲۲ مطبوعہ میرٹھ)

نوٹ: الحمدللہ تا حال یہی طریقہ بغداد شریف میں آستانہ عالیہ پر مروج ہے گیارہ ربیع الثانی کو جا کر خود مشاہدہ کریں۔ الحمدللہ ہم نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

﴿مزید فتوے﴾

سوال: درمقدمہ مہندی ھا کہ شب زیاد ھم ربیع الثانی روشن میکنندو منسوب

بجناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سره العزیز مے نمایندو نذرونیامے آرندوفاتحه خوانند۔

جواب:روشن کردن مہندی حضرت سیّد عبدالقادر اینہم بدعتِ سیۂ است زیر کہ همچو مفسد ه و قباحت در تعزیه ساختن است همیں قسم در مہندی متصور است وه و فاتحه خواندن و ثوابِ آں باروح طیبه رسا نیدن فی نفسه جائز و درست است۔

اب سوال اور جواب کا اُردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔سوال حاجی محمد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

سوال: اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں۔اور اُس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کرتے ہیں اور نذرونیاز فاتحہ کرتے ہیں؟

جواب: ۔روشن کرنا مہندی حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کا یہ بھی بدعتِ سئیہ ہے اس واسطے کی جو قباحت تعزیہ داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواحِ طیبہ کو پہنچانا کافی نفسہٖ جائز ہے۔

(فتاویٰ عزیزی فارسی ج ۱،صفحہ ۷٤،۷٥ مطبوعه دهلی۔فتاویٰ عزیزی اردو، صفحہ ۱٦٦، مطبوعه کراچی)

فائدہ: ۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ربیع الثانی کو سیّد غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا جائز قرار دیا ہے۔اہلِسنّت و جماعت حضرات بھی گیارہ شریف میں ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

مزید براں: "ملفوظاتِ عزیزی" میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہ مقدس میں بڑے عرس بیان فرمائے ہیں۔۳ رمضان کو سیّدۃ النساء فاطمۃ الزاہرہ رضی للہ عنہا کا عرس مبارک اور ۱٦ رمضان کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۲۱ رمضان کو علی المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی فرمائے ہیں۔اصل فارسی کی عبارت ملاحظہ ہے:

عرس کلاں دریں ماہ(رمضان) مبارك اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمه و درشانزدهم عرس حضرت عائشه و حضرت علی بتاریخ نوزدهم زخمی شد ند و

درشبِ یکم رحلت فرمودندو عرس نصیر الدین چراغ دھلی۔

(ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۵۰ مطبوعہ میرٹھ)

عرس ھی عرس: عرس کا لفظ سن کر مخالفین کو شرک وبدعت کا ہیضہ ہو جاتا ہے، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد اعراس کا ذکر کر کے انکے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور گیارہویں شریف بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس ہے جسے بڑی گیارہویں کہا جاتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا حوالہ جات ان اولیاء علماء کے عرض کئے جو مخالفین کو مُسلم ہیں چند مزید دیگر بزرگوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

علامہ فیض عالم بن مُلّاجیون علیہ الرحمۃ: ”طعا میکہ روزعاشورہ بروحانیت حضرت امام مین شہید بن سیّدی شباب اھل جنت ابی محمد نِ الحسن وابی عبداللّٰہ الحسین تیار میکنند ثوابِ آں برائے خدانیاز آنحضرت میکنند واز ھمیں جنس است طعام یازدھم کہ عرس غوث الثقلین کریم اطرفین قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب الربانی سیدنا و مولانا فرد الا فراد ابی محمدن الشیخ محی الدین عبدالقادرجیلانی است چوں است مشائخ دیگر راعُرسے بعد سال معین میکردند آنجناب راھر درما ھے قرار دادہ اند“ ۔یعنی عاشورہ کے روز امامین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنۃ ابومحمد حسن اور ابوعبداللہ حسین رضی اللہ عنہما کیلئے کھانا تیار کرتے ہیں۔خداتعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پُرفتوح کو پہنچاتے ہیں۔اوراسی قسم میں گیارہویں شریف کا کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین، قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب ربانی سیّدنا ومولانا فردالا ابومحمد شیخ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہے۔دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔(وجنیرالقراط فارسی صفحہ ۸۲)۔

شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمۃ: شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے ”تحفۃ قادریہ صفحہ ۹۰“ پر سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

علامہ بر خوار دار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ: علامہ برخوردار محشی نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

کہ: ممالک ہندوھندسندھ وغیرہ میں آپ کا عرس ۱۱ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع واقسام کے طعام وفواکہ حاضرین علماء اہلِ تصوف، فقرا اور دریشاں کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیہ نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اُس عرس شریف میں ارواحِ کاملین کا بھی ظہور ہوتا ہے خصوصاً آپ کے جدِ امجد حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا ابوالائمۃ الاتقیاء بھی تشریف لاتے ہیں۔'' "کما ثبت عند ار باب المکا شفة". (سیرت غوث اعظم، صفحہ ۲۷۵)

علامہ برخوردار محشی نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ لطیف "سیرت غوثِ اعظم" کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارھویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی ہے کہ:

''پیر عبدالرحمٰن نے اسکی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیرانِ پیر غوثِ الاعظم ہر گیارھویں کو حضرت سید الانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لئے غوثِ اعظم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے چونکہ شیدائی تقلید و اطاعت آنجناب گیارھویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب باآں عالی جناب تھا۔ فلہٰذا البطراق (تسبیح فاطمہ) گیارھویں حضرت پیرانِ پیر مشہور ہوئی''۔

(حاشیہ سیرتِ غوث الا عظم صفحہ ۲۷۶)

دارلشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہ الرحمۃ: دارلشکوہ نے "سفینۃ الاولیاء صفحہ ۷۲" میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الا صفیا ء فارسی ، جلد ۱، صفحہ ۹۹" میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عرس اور گیارھویں شریف کے جواز کے متعلق فرمایا ہے۔

حاجی امداد اللّٰہ مہاجر مکی رحمۃ اللّٰہ علیہ: دیوبندی اکابر کے پیر و مُرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی گیارھویں شریف اور بزرگانِ دین کے عرس مبارک کے متعلق فرماتے ہیں۔

''پس نہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارھویں حضرت غوثِ پاک قدس سرہٗ کی دسویں ،بیسویں ،چہلم شمشاہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندری رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شبِ برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔

(فیصلہ ھفت مسئلہ صفحہ ۸، مطبوعہ دیوبند)۔

فائدہ: حاجی امداد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ کو اہلحدیث کے ھفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں آسمانِ ملت پر دینِ ہُدیٰ کے درخشندہ ستارے، دنیائے علم وادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔

(الاعتصام لاھور صفحہ ۷، ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

انتباہ: ممکن ہے غیر مقلد حاجی امداالله مہاجر مکی کی نہ مانیں لیکن دیوبندیوں کو تو ضرور ماننا چاہیئے کیونکہ آپ ان کے پیرومرشد ہیں اور مرشد کا گفتہ "گفتہ اللہ بود"، مُسلّم قاعدہ ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اس مُرشد کی بھی نہیں مانیں گے بلکہ اس مرشد کی مانیں گے جوان جیسوں کا بڑا مُرشد ہے۔

واہ ابنِ تیمیہ (علیہ ما علیہ)

نجدی اور غیر مقلدین وہابی اور بعض دیوبندی ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام مانتے ہیں بلکہ تجربہ کرلیں جملہ عالمِ اسلام کے علماء اور مجتہدین انکے نزدیک بنِ تیمیہ کے بالمقابل کچھ نہیں لیکن وہ بھی لنگرِ غوثیہ کیلئے تیس اونٹوں کا بوجھ بھجواتا تھا۔ چناچہ علامہ ابراہیم دوربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"کان العلامه ابن تیمیه یرسل من دمشق الشام نذو راًو اعانات للحفرة الکیلانیته لاجل الدرس والتدریس واطعام وذ لک فی اواخر ربیع الاول و کانت تلک القا فلة تحتوی علے ثلا ثین بعیراَ".

(ازنام و نسب صاحبزادہ گولڑوی)

علامہ ابنِ تیمیہ دمشق (شام) سے نذرانے اور لنگرِ غوثیہ کیلئے ربیع الاوّل کے اواخر تیس اونٹوں کا بوجھ بغداد بھیجتا تھا۔

گیارھویں شریف: ابنِ تیمیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد دمشق میں پیدا ہوا اور خُوب چمکا۔ ممکن ہے اپنی ذات کو چمکانے کیلئے ابتدائی دور میں یہ کھیلا ہو ورنہ وہ اولیاء دشمنی بالخصوص حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کیلئے ہمارے دور کے وہابیوں نجدیوں کا امام تھا۔ لیکن یقین مانئے کہ یہ سارا ساز وسامان کا قافلہ گیارھویں شریف کیلئے کیونکہ ربیع الاوّل کی آخری تاریخوں سے اونٹوں کا قافلہ دمشق سے چل کر ربیع الثانی کے پہلے ہفتہ میں ہی پہونچ سکتا ہے اور یہی ہفتہ گیارھویں شریف کے لنگر کیلئے سامان جمع کرانے کا ہے۔ دمشق سے بغداد تک جانے والے زائرین فقیر کے تخمینہ کی تصدیق کرینگے جبکہ یہ سفر خود فقیر نے بس کے ذریعہ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ پہلے ہفتہ میں کیا ہے۔ دمشق سے بغداد تک صحراہی صحرا اور بیابان علاقہ جات کہ اب بس ائرکنڈیشن کے سفر سے ہمارا حال دیدنی تھا تو انکا سفر کیسے طے ہوتا ہوگا جو صدیوں پہلے پیدل یا اونٹوں وغیرہ کے سفر کرتے تھے۔

انکشاف اُویسی غفرلہٗ: ابنِ تیمیہ متلون مزاج تھا موج میں آیا تو لکھ دیا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے نعل پاک کو نُعیل (تصغیر) نے کہنا اور مدینہ کی گرد وغبار کی توہین کفر اور قائل واجب القتل ہے اس پر "الصارم المسلول" ایک

ضخیم کتاب لکھ دی، پھر دماغ خراب ہوا تو لکھ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے اس پر عالم اسلام کے علماء کرام واولیاء عظام نے احتجاج کیا تو حکومتِ وقت نے ابنِ تیمیہ کو قید کر دیا اور اسی قید میں ہی مرا۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''ابنِ تیمیہ وعلمائے ملت''، اسی متلون مزاجی کا نتیجہ ہوا کہ ابتداء میں گیارہویں شریف کیلئے اونٹوں کی قطار نذرانہ کے طور پر لنگر غوثیہ میں بھیجتا رہا پھر دماغ خراب ہوا تو کتاب " الوسیلہ" لکھ کر ثابت کیا کہ انبیاء واولیاء کو وسیلہ بنانا شرک ہے وہ زندوں یا مردہ بلکہ مردہ تو خود ہماری دعاؤں کا محتاج ہے پھر وہ ہماری خاک مدد کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

﴿نظم گوھر﴾

جب اپنے غوث پاک کی آتی ہے گیارہویں! سب کو بہار تازہ دکھاتی ہے گیارہویں

ہوتی ہیں دھوم دھام سے عالم میں مجلسیں کانوں کو مدحِ غوث سناتی ہے گیارہویں

اجر عظیم اہلِ مجلس کو ملتے ہیں رحمت خدائے پاک کی لاتی ہے گیارہویں

کیسے تزک سے ہوتی ہیں ہر سمت محفلیں منکر کو بدبہ یہ دکھاتی ہے گیارہویں

ہوتا ہے ہر مرید کا کیا باغ باغ دل گل گلشن جماعت دکھاتی ہے گیارہویں

مشتاق دل میریدوں کا ہوتا ہے شادماں مثلِ عروس جلوہ دکھاتی ہے گیارہویں

گوھر بنا قصیدہ سنانے کا ہے تو شوق لیکن یہ دیکھنا ہے کب آتی ہے گیارہویں

بگوائے اہلسنّت روز شب از صدق ایقانی اغثنا یارسول اللہ! مدد!! اے شاہِ جیلانی

فائدہ: مولانا غلام رسول گوھر قصوری مرحوم حضرت امیر الملۃ سیّدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صادق مرید تھے۔ نقشبندی ہونے کے باوجود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے رسالہ " انوار الصوفیہ" (قصور) میں تحقیقی مضامین سپردِ قلم فرماتے تھے۔ ''گیارہویں'' ہر بہترین رسالہ لکھا اس رسالہ میں فقیر نے انکے مضامین بھی سپردِ قلم کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء.

﴿گیارھویں کیا ھے﴾؟

رسالہ ہٰذا کی ابتدا میں فقیر نے عرض کیا ہے کہ گیارہویں دراصل وہی ایصالِ ثواب ہے جو قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جسے حضورِ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کیوجہ سے نام تبدیل کیا گیا ہے اور قاعدہ

عرض کیا ہے کہ شے کا نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا، مثلاً حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تعلیم گاہ کا نام صُفہ تھا اور اب اسکے کئی نام ہیں۔ مدرسہ، مکتب، اسکول وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ گیارہویں بھی وہی ایصالِ ثواب ہو، اسکا طریقہ ہر جگہ اکثر یونہی ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھنے والے بہ تقاضائے عشق ومحبت گیارہویں کے دن یا اس سے اوّل یا بعد کو محفل گیارہویں کو زیب و زینت بخشتے ہیں اور آپ کا تذکرہ منظوماً و منثوراً کرتے ہیں اور واعظین وعظ فرماتے اور نعت خوانانِ خوش الحان نعتیں پڑھتے ہیں اور سب حاضرینِ محفل ادب سے بیٹھتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں اور آخیر میں نیاز تقسیم کرتے ہیں۔ اور کبھی بغیر محفل جمائے ویسے ہی ختم دلاتے ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا فرمایا کہ: "دوم آنکہ نہ ہیئتِ اجتماعیہ مردماں کثیر جمع شونہ ختمِ کلام اللّٰہ کنندہ و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند ایں قسم معمول درزمانہ ء پیغمبر خدا و خلفاء راشدین نبود گرا کسے ایں طور بند بالک نیست زیر آکہ دریں قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء واموات راحاصل می شور"۔ (فتاویٰ عزیزی، صفحہ ٤٠)۔

یعنی ہر سال ایک معین تاریخ پر بزرگوں کی قبور کی زیارت کے واسطے جانے کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کی زیارت کیلئے جانے کی تین صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ ایک یا دو شخص عام لوگوں کی اجتمائی ہیئت کے بغیر بزروگوں کی قبور پر محض زیارت اور استغفار کیلئے جائیں، اس قدر روئے، روایات ثابت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بہت لوگ ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ جمع ہوں اور کلام اللہ شریف کا ختم شریف کریں اور مٹھائی طعام پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کریں، یہ قسم پیغمبرِ خدا اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں عمل نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص اس طرح کرے تو مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ اسی طرح اگر کوئی شخص بہت سے لوگوں کو جمع کرے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کلام اللہ شریف کا ختم کرکے یا وعظ شریف کروا کر یا درود شریف پڑھوا کر نعت خوانی کروا کر مٹھائی یا کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرینِ محفل میں تقسیم کرے تو حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے بلکہ اس میں زندوں اور مُردوں کا فائدہ ہے۔ زندوں سے پوچھئے کہ گیارہویں شریف کرنے سے کتنی برکتیں

ہوتی ہیں تفصیل کیلئے فقیر کا رسالہ مطبوعہ ''برکات وفضائل گیارہویں شریف'' پڑھئے۔اور عام مُردوں کے یوں فائدہ نصیب ہوتا ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ جملہ مومنین ومومنات کیلئے جو فوت ہو چکے ہیں دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔اور زندوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کیلئے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اسکے علاوہ انہوں نے وعظ شریف اور نعت خوانی سن کر اور علماء ومشائخ کی جو اس پاک محفل میں آئے ہیں زیارت کر کے ثوابِ عظیم حاصل کیا اور ایسی نیک محفلوں میں بیٹھنا بھی بڑی سعادت ہے۔حدیث شریف میں ہے ''هو قوم لايشقى جليسهم''یعنی وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشینِ بد بخت نہیں رہتا۔حضور ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سرخ یاقوت کے ستون ہوں گے ان کے دروازے کھلے ہوں گے وہ اس طرح روشن ہوں گے جس طرح ستارے''،آپ سے پوچھا گیا یارسول ﷺ! ان میں کون رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جو ایک دوسرے سے محض اللہ ہی کے واسطے ملتے ہیں اور محبت کرتے ہیں''۔

''طبرانی'' میں ایک حدیث ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی زیارت کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اسے رخصت کرتے ہیں اور اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں،اگر کوئی کسی نیک مجلس میں بیٹھتا ہے تو ایسی دس بُری محفلوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: گیارہویں شریف کی مجلس جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کے اولیاء کے احوال بیان کئے جاتے ہیں۔درود شریف پڑھا جاتا ہے،نعت خوانی ہوتی ہے۔اہلِ ایمان اللہ ہی کیلئے ایک جگہ پر محبت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اس میں آنے والوں کو کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہوگا؟ یہ تو وہی سمجھ سکتے ہیں جنہیں اولیاء کرام سے عقیدت ہے لیکن جنہیں اولیاء کرام سے بُغض وعناد ہے انکا حال دورِ حاضرہ میں کسی سے مخفی نہیں ہزاروں واقعات ہر سُنّی مسلمان کے سامنے وہابیوں،دیوبندیوں کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔ایک واقعہ حضرت امیر الملۃ سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ملاحظہ ہو۔

فرمایا کہ میں ایک دفعہ حیدر آباد میں تھا،سنا کہ ایک شخص نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کر کے بریانی پکا کر لوگوں کو کھلائی اور پڑوسی کے مکان میں بھی کچھ کھانا بھیج دیا،پڑوسی مرد گھر پر نہ تھا اسکی عورت نے کھانا لے لیا جب مرد واپس آیا تو مرد سے بیان کیا کہ پڑوسی نے کھانا بھجوایا ہے،مرد نے دریافت کیا کہ کس قسم کا کھانا ہے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کا کھانا ہے،پڑوسی مرد نے یہ سنتے ہی اس کھانے کو جو عمدہ قسم کی بریانی تھی اپنے گھر کے باہر موری غلاظت کی بہتی تھی اس میں لیجا کر پھینک دیا،نہ صرف پھینک دیا بلکہ جوتہ سر روند ڈالا اور کہا کہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا اس

لئے یہ کھانا تو خنزیر سے بھی زیادہ پلید ہو گیا اور کھانے کے لائق نہ رہا۔اب اس بارے میں مسئلہ سناتا ہوں غور سے سنو! پنجاب میں ایک دن گھوڑے پر سوار کسی گاؤں کو جارہا تھا۔ راستہ میں ایک زمیندار نے ایک کھیت سے آکر میرا گھوڑا روک کر کہا کہ مسئلہ سمجھا دو، میں نے کہا کونسا؟ اس نے کہا رات کو ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا، اس نے ساری رات ہماری نیند خراب کی اور یہی کہتا رہا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے کیا یہ سچ ہے؟ میں نے کہا کہ یہ کھیت کس کا کہنے لگا میرا ہے اسکے ساتھ ایک بچہ بھی تھا میں نے دریافت کیا یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہا میرا ہے اسکے ساتھ بیل بھی تھے۔ مین نے پوچھا یہ بیل کس کے ہیں؟ اس نے کہا میرے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی کے کہنے کے مطابق تیرا کھیت تجھ پر حرام ہو گیا اور تیرا بچہ بھی حرام کا ہوا اور تیرے بیل بھی تیرے لئے حرام ہو گئے۔ اس وجہ سے ان پر تیرا نام آیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا میں نے مسئلہ سمجھ لیا ہے میں نے اس سے کہا کہ اس سے آگے بھی سمجھ لے اس مولوی سے میری طرف سے پوچھو کہ اسکی ماں پر کس کا نام پکارا جاتا تھا، رب کی جورو پکاری جاتی تھی یا اس کے باپ کی جورو، یا درکھو کہ کوئی چیز کسی انسان پر حلال نہیں ہوتی، جب تک اس چیز پر اللہ کے بغیر کسی اور چیز کا نام نہ آئے، نکاح اسی غیر اللہ کے نام کے آنے کا نام ہے ورنہ کسی لڑکی کو اللہ کی بندی کہہ دیا جائے اور کسی کے نام سے اس کو مقید نہ کیا جائے وہ کسی پر حلال نہیں ہو سکتی۔ (ملفوظاتِ امیر ملت صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ قصور)۔

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف کا مطلب یہ ہے کہ حلال، پاک چیز از جنس ماکول و مشروب تیار کر کے فقرا و مساکین وغیرھم کو کھلا پلا کر اس کا ثواب حضورِ پُر نور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔

گیارھویں کی وجہ تسمیہ: (۱) "کلیات جدولیہ فی احوال اولیا ء اللہ، المعروف بتحفۃ الابرار، صفحہ ۲۹" میں بحوالہ "تکملہ ذکر الاصفیاء" گیارہویں کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ آپ ہر ماہ میں گیارہ تاریخ چاند کو عرس رسالت مآب ﷺ کیا کرتے تھے اس وجہ سے گیارہویں آپ کے نام سے مشہور ہے۔ (۲) "انوار الرحمن (فارسی) مطبوعہ لکھنؤ ،صفحہ ۹۷" میں ہے جب کسی جانور یا چیز پر کسی بزرگ، نبی یا ولی کا نام لیا جائے مثلاً پیرا کا بکرا، اسماعیل کی بھیڑ، عبدالجبار کا دنبہ، غوثِ پاک کا دنبہ، غوث اعظم کی گیارہویں تو اس جانور کو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جائے اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کی کھاویں پیویں تو وہ حلال اور طیب ہے اور وہ چیز بابرکت ہو جاتی ہے اور خوش اعتقاد کی روحانی، جسمانی بیماریاں اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ پیر کا بکرا اور اسماعیل کا دنبہ کہنے سے وہ حرام نہں ہو جاتے، جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام جو کافر لوگ بتوں کے نام سے منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ

نے قرآنِ کریم میں فرمایا وہ حلال ہیں، ان میں حرمت کدھر سے آ گئی؟ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کیا گیا وہ حلال طیب ہیں۔ خداوند تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے: "کلمو مماذکر اسم اللہ علیه" ہاں اگر بوقتِ ذبح پیر صاحب یا کسی اور شخص کا نام لیکر خواہ وہ بت ہو یا دیوی وغیرہ، ذبح کیا جائے وہ حرام ہے اور "وما اهل لغیر اللّٰه" کا یہی مطلب ہے جس کی تفسیر قرآنِ مجید نے "وماذبح علیٰ النصب" سے کی ہے یعنی جو جانور بتوں کا نام لیکر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک "اعلاء کلمة اللّٰه" کا مطالعہ کیجئے یا دیکھئے فقیر کا رسالہ "پیر کا بکرا"۔

عقیدت کی دنیا: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "اعلاء کلمة اللّٰه فی بیانِ ما اهل به لغیر اللّٰه" میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بکرا گیارہویں شریف کیلئے پرورش کرتے تھے اور سال بھر اس کو خوب کھلاتے پلاتے اور از راہِ محبت اسے اپنی بغل میں لیتے اور اس کو چومتے اور فرماتے "اُویت پیر دیالیلیا!" "لیلا بکری کے نوعمر بچے موٹے تازے کو کہتے ہیں یعنی اے وہ پیر کا بکرا، کسی نے کیا خوب فرمایا ہے:

سگِ درگاہِ مراں شو چوں خواہی قربِ ربانی!

کہ بر شیراں شرف دارند سگِ درگاہ جیلانی!

یونہی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اقعہ جو آپ کی گیارہویں کی عقیدت کے بارے میں ہے۔ قابلِ تقلید ہے اسکی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "امام احمد رضا کا درسِ ادب" (مطبوعہ کراچی)۔ (۳) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الآخر کو ہوا چنانچہ "تفریح الخاطر شریف" میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کے متعلق لکھا ہے: "وفی لیلة الاثنین بعد صلوٰة العشاء احدی عشرة من ربیع الثانی سنة خمسمائة واحدی وستین" یعنی اور آپکا وصال شریف سوموار کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو ہوا۔

(تفریح الخاطر، صفحه ۱۲۹)

اور قاعدہ ہے کہ جس تاریخ میں کسی بزرگ ولی اللہ کا وصال ہو اس میں (ایصالِ ثواب کرنے سے) خیر اور برکت اور نورانیت اکثر اور وافر ہوتی ہے مگر دوسرے دنوں میں وہ خیر و برکت و نورانیت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ "وقد ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب ان الیوم الذی وصلوا فیه الیٰ جناب العزة و حظائر القدوس یرجی فیه من الخیر والکرمة والبرکة والنورانیة اکثر واوفر من سائر الایام۔"

یعنی مشائخ مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ ولی اللہ درگاہ الٰہی اور جنت میں پہونچے اسی دن خیر و برکت اور نورانیت کی اُمید دیگر دنوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔(ماثبت بالسنہ صفحہ ٦٩)۔

اور" آداب الطالبین" میں ہے:"اذا اردت ان تتخد و لیمة فا جتهد بادراك یوم موته و الساعة التی نقل فیها روحه لان ارواح الموتی فی ایام الاعراس فی کل فی ذلک الموضع تلک الساعة فینبغی ان یطعم الطعام وا لشراب فی تلک الساعة فان بذلک یفرح اراوحهم وفیه تاثیر بلیغ فا ذااواشیاء من الما کولات و المشروبات یفرحون و یدعون لهم والا یدوعون علیهم"۔ یعنی جب تو کسی ولی اللہ یا اللہ کے نیک بندے کا ختم دلانا چاہے تو اسکے انتقال (وصال) کے دن اور اس ساعت کا خیال رکھ کیونکہ موتی کی روحیں ہر سال ایام عرس (اس کے دنوں میں) اس مکان میں اسی ساعت میں آتی ہیں، جب تو اس دن اس ساعت کھانا کھلائے گا اور پانی پلائے گا اور قرآنِ کریم اور درود شریف اور صحیح اور مؤدب کلام باشرع حضرات سے بہ حسنِ صورت پڑھ کر ایصالِ ثواب کریگا تو ان کی روحیں خوش ہونگی اور باقی محفل اور صاحبِ خانہ کیلئے دعاءِ خیر کریں گی اور اس تاریخ اور ساعت میں ایصالِ ثواب کرنے میں تاثیر بلیغ ہے اگر اس کا عکس ہوگا یعنی بے نماز، بے دین، تارکِ سنّت، گستاخ، بیہودہ اور لایعنی کلام پڑھنے والے ہوں گے تو وہ مقبول خدا بدعا کریں گے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ سال کے ابتداء میں ہر سال شہدائے احد کے مزارت پر تشریف لے جاتے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا یہی حال رہا پھر تابعین سے تا حال اہلسنّت کے علماء مشائخ کے اعراس یومِ وصال میں پابندی سے کئے جارہے ہیں اسکی یہی وجہ ہے کہ صاحبِ عرس کی یومِ وصال خصوصی توجہ ہوتی ہے۔تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "عرس کا ثبوت" میں۔

گیارھویں والا رضی اللہ عنہ: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ گیارہویں کے دن آنے والی شب بارہویں کی مناسبت سے نہایت شان و شوکت سے رسول اکرم ﷺ کی نیاز پکا کر فقراء و مساکین کو کھلاتے زندگی بھر یہی طریقہ بالالتزام رہا اور اعزہ و اقارب کو اس کے قائم رکھنے کی وصیت کی اسی معنی پر سرکارِ بغداد غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ "گیارہویں والے" کے نام سے مشہور ہوگئے۔اور خود گیارہویں ان کے نام سے مشہور ہوئی۔

(۴) چنانچہ مولانا گوہر مرحوم نے کریم بخش مرحوم کے حوالہ سے عبارت ذیل نقل فرمائی:"درخوان آوردہ است

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ در کتا ب مسئلہ معلوم نمود کہ سرورِ کائنات ﷺ یازدھم ماہ ربیع الاول رحلت فرمودہ بودپس بریں و تیرہ نیاز یازدھم نیاز آنحضرت ﷺ طعام پختہ بمسکیناں خوراندے تا زندگی حیاتِ خودزیں وظیفہ گاھے شک نیاز وردورحلت بریں وصیت کرد"۔

(رسالہ گیارھویں شریف، مطبوعہ قصور)

فائدہ: یہ چندجوہ گیارہویں کی تسمیہ کے فقیر کے میسر ہوئے ممکن ہے اوروجود بھی ہوں لیکن حق کے متلاشی کیلئے اتنا کافی ہے ہاں منکر ضدی کیلئے ہزاروجوہ بھی بے سود ہیں۔

﴿وصال غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ تاریخ ۱۱ کے نکات﴾

ہر محبوبِ خدا کے وصال کا دن ہزاروں برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور پیروں کے پیر سیّدنا محی الدین دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تو جملہ اولیاء کرام کے سرادر ہیں انکے وصال کے دن کی برکات کا کیا کہنا۔اس تاریخ ۱۱ کے چند عجیب نکات ملاحظہ ہوں۔(۱) حدیث شریف میں ہے: "ان اللہ یحب الوتر" (مشکوٰۃ ،ترمذی)، "اللہ تعالیٰ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند رکھتا ہے، گیارہ کا عدد اس لحاظ سے متبرک ہے۔(۲) یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے خواب میں دیکھے تھے اور آپ گیارہ بھائی آپ کو ایذاء دینا چاہتے تھے مگر بوجہ گیارہ ہونے کے ایذاء دینے میں ناکام رہے۔(۳)" فتح الربانی کی مجلس ،صفحہ ٤ ٥" میں ذکر ہے کہ سجادے بھی گیارہ ہیں۔(۴)" تفسیر عزیزی" وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سحر کئے دھاگے پر گیارہ گرہیں تھیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دفعیہ کیلئے گیارہ آیتیں معوذتین کی نازل فرمائیں ،قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ۱۱x۹=۹۹ نام ہیں اس طرح رسول اکرم ﷺ کے ۱۱x۹=۹۹ نام ہیں۔(۵) غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بھی غوثِ پاک کے وقت میں گیارہ ہزار گیارہ سو اولیاء ہوئے ہیں۔(فتح العزیز) ۔(۶) صلوٰۃ الاسرار یا نمازِ غوثیہ میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلنا تعلیم فرمایا گیا ہے۔(ازھار الانوار)۔

فائدہ: اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے فقیر کا رسالہ " گیارہ قدم" پڑھئے۔

(۵) گیارہویں تاریخ بہت بڑے اعلیٰ امور کی یادگار ہے حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "لان اللہ اکرم فیہ من جما عۃ من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اصطفی آدم ورفع

ادریس و استوت سفینہ ء نوح علی الجودی یو م عاشوراء واتخذ اللّٰہ ا براھیم خلیلا یو م عاشوراء غفر اللّٰہ لدائود یوم عاشوراء ورد اللّٰہ علی سلیمان ملکہ فیہ و تزوج النبی ﷺ خدیجۃ و خلق اللّٰہ السمٰوات والارض۔ والقلم و آدم و حواء کل ذالک فی یوم عاشوراء۔" (نزھۃ المجالس جلد اوّل صفحہ ۱۷۴ مطبوعہ مصر)۔

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے اکرام کیا انبیاء کا، اسی تاریخ میں چُنا آدم کو اور اُٹھایا ادریس کو۔ اور ٹھہرایا سفینۂ نُوح کو جُو دی پہاڑ پر دن عاشورے کے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بچایا آگ سے دن دسویں کو۔ اور بخشش فرمائی داوٗد کی دن دسویں کو اور ملک واپس دیا سلیمان کو دن دسویں کو اور نکاح ہوا حضور ﷺ کا اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے دن دسویں کو اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور قلم کو اور آدم کو اور حوا علیہم السلام کو دن دسویں کو۔

نہ صرف یہ بلکہ بیشمار اور بھی۔ فقیر ایک نقشہ پیش کرتا ہے اس میں واضح ہو گا یہ گیارہ تاریخ میں کیسی کیسی فضیلتیں اور یادگاریں مخفی ہیں۔

نقشہ دن دسواں اور رات گیارہویں:

تعداد	یادگار	گیارھویں
۱	قلم قدرت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲	لوحِ محفوظ پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳	لوحِ محفوظ پر تقدیر عالم لکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴	ساتوں زمینوں کو بنائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵	ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
٦	اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش پر غلبہ فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۷	سورج کو پیدا فرما کر روشن کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۸	چاند کو پیدا فرما کر تابانی بخشنے کا دن!	دن دسواں اور رات گیارہویں
۹	ستاروں کو پیدا فرما کر روشنی دینے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

۱۰	آسمانوں کو چاند ستاروں اور سورج کی زینت ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۱	پہاڑوں کو زمین کی میخیں بنانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۲	سمندروں اور دریاؤں کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۳	جنت کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۴	دوزخ کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۵	حوضِ کوثر کو پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۶	حُوریں پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۷	غلمان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۸	فرشتے پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۱۹	رضوان پیدا فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۰	جت کے محلات تعمیر فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۱	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۲	حضرت ادریس علیہ السلام کو مکانِ بلند ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۳	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارہ ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش مبارک کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خلعت خلیلی حاصل کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار کے گزار بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۷	حضرت داوٗد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۸	حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۲۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا میں رستہ بننے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کے دریا میں غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعونیوں کے غرق ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

۳۲	حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۴	حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۵	حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کے روزہ رکھنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۶	حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملاقات کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۷	کعبہ شریف کا دروازہ کھلنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۸	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۳۹	حضرت حوا علیہ السلام کی پیدائش کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۰	زندگی کو زندگی ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۱	موت کو پیدا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۲	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح عظیم کا لقب ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۳	ذبیح اللہ کی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۴	شیطان کی ناکامی و نامرادی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۵	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تخلیق کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۶	حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کا مقام ملنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۷	نواسہء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حقیقی کامیابی کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۴۹	یزید پلید کی حقیقی موت کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۰	خدا کی رحمتوں کے نزول کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۱	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں پکانے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۲	بیت اللہ کا حج قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۳	قربانی دینے کا پہلا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

۵۴	ارکانِ حج ادا کرنے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں
۵۵	بارگاہِ خداوندی میں دعائیں قبول ہونے کا دن	دن دسواں اور رات گیارہویں

فائدہ: دسویں دن اور گیارہویں رات کی فضیلتوں اور خصوصیتوں کا اگر پوری تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ہزاروں صفحات میں نہیں سما سکتی مختصر طور پر پانچ گیارہویاں یعنی پچپن خصوصیتوں کا اجمالی خاکہ پیش کر دینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ (گیارہویں صائم)۔

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف اہلسنّت و جماعت کے علماء واولیاء کے نزدیک نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ مستحسن اور مفضی الی الخیر الکثیر ہے۔ گیارہویں شریف کرانے والے بدعتی نہیں بلکہ ان کو بدعتی کہنے والے بدعتی ہیں۔ اس لئے اہلسنّت و جماعت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اور صحابہ کے زمانہ میں کسی نے بدعتی نہیں کہا۔ اہلسنّت و جماعت کو بدعتی کہنے کی بدعت قرونِ اولیٰ مشہور بہا بالخیر کے بعد کی ایجاد ہے اور طرفہ یہ کہ گیارہویں شریف کا انعقاد بہ ہیئتِ کذائیہ بدعت حسنہ ہے اور ہم کو بدعتی کہنے کی بدعت، بدعت سیئہ ہے جس سے توبہ کرنی لازم ہے۔ امام عارف باللہ سیّدی عبدالغنی النابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:

''نیک بات اگرچہ بدعت و ناپید ہو اس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائیگا اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بات نیتی لکالنے والا فرمایا ہر اچھی بدعت کو سنّت فرمایا اسی ارشادِ اقدس میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اس نے ہی وہ نیک بات پیدا کی ہو اس کی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا ادب کی بات یا کچھ اور''۔

حضرت امام عارف باللہ علامہ عبدالغنی النابلسی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ثابت ہوا کہ گیارہویں بھی ایک نیک بات ہے جس سے مقصود اطعام طعام اور ایصالِ ثواب اور تبلیغ دین اور درود خوانی اور ذکر واذکار اور تعلیم پند ونصائح اور بہت سے مسلمانوں کا ایک جگہ مل کر بیٹھنا اور علماء وصلحاء کی زیارت کرنا اور حصولِ ثواب کی نیت سے انفاق مال کرنا قلوب میں اثر ورقت کو لینا ہے۔ لہٰذا گیارہویں شریف بھی وہ بدعت ہے جس پر سنّت کا اطلاق صحیح ہے، گیارہویں شریف کے مستحسن ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب قرآن شریف پڑھنا، وعظ کرنا، اطعام طعام، کسی چیز کا صدقہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پڑھنا، یہ سارے امور فرداً فرداً جائز اور مستحب ہیں تو ان کو ایک دن اور ایک مقرر وقت میں جمع کرنے میں تو حرمت کہاں سے آگئی، یاد رکھئے جو چند امور الگ الگ جائز ہوں وہ بصورت جمع بھی جائز ہیں جیسا کہ

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہٗ "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں:

"ان افراد المباحات اذا جتمعت کان ذلک المجمع مباح"۔

یعنی مباح اشیاء کا مجموعہ بھی مباح ہوتا ہے۔

مزید دلائل فقیر کے رسالہ "گیارہویں کا ثبوت" میں پڑھیے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

(۲۲ جمادی الاوّل ۱۴۲۱ھ/۲۴ اگست ۲۰۰۰ء)

(بروز جمعرات صلوٰۃ الظہر)

بہاولپور، پاکستان۔

☆......☆......☆

☆......☆

☆